جلد ۵۴/۱۹ | ۲۱ ہجرہ ۱۳۴۴ ھ ش ۱۹ محرم ۱۳۸۵ ھ ۲۱ مئی ۱۹۶۵ ء | نمبر ۱۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ مئی بوقت ۹½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہو گئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی

خدا کی اعانت متقی ہی کیلئے ہے کیونکہ خدا ہر آن اس کے ساتھ ہوتا ہے

"درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہِ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قربِ الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔

پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یہ کہو، متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے انّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا یوں بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیت اور نصرتِ الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقوے ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔ پھر ایک اور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے فرمایا من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے — اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دُنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے، جو تقوے کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراطِ مستقیم رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

اخبار احمدیہ

—• ایسے واقفین زندگی طلبا جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے یا گزشتہ سال میٹرک پاس کر چکے ہیں لیکن ان کا ابھی تک انتخاب نہیں ہوا۔ نیز ایسے واقفین زندگی طلبا بھی جو ایف۔ اے ایف۔ ایس سی۔ بی۔ اے بی۔ ایس سی یا ایم۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

—• اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال بدر اطفال) ۲۸ مئی کو ہونے تھے مگر بہت سی مجالس کی درخواست پر محترم صدر صاحب کی اجازت سے ۱۸ جون تک ملتوی کر دئیے گئے ہیں۔ تا عہدہ داران اور والدین بچوں کو کماحقہ علمی اور عملی تیاری کروا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

—• مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کا بخار تو ایک ماہ سے اتر چکا ہے لیکن طبیعت ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہے۔ اکثر بے چینی رہتی ہے اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آپ آجکل جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—• مکرم چوہدری فضل احمد صاحب قائمقام ناظر تعلیم کے برادر اصغر مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔ اے سیکشن آفیسر حکومت مغربی پاکستان گزشتہ دو ماہ سے موضع ککرالی ضلع گجرات میں بیمار ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ؛

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ رمئی ۶۵ء

غیر مبائعین دوستوں کو ایک مخلصانہ مشورہ

(سلسلہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۵ مئی ۶۵ء)

یہاں آپ نے محدّث اور "امتی نبی" کا نام پاتے والے میں کھلا کھلا امتیاز کر کے دکھا دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر امتی نبی محدّث ہوتا ہے مگر ہر محدّث "امتی نبی" نہیں ہوتا۔ کیونکہ محدّث کی نبوّت صرف مکالمہ و مخاطبہ تک محدود ہوتی ہے۔ اظہار غیب اس میں نہیں ہوتا۔

باقی رہی یہ بات کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی نبوّت کو ظلی۔ مجازی وغیرہ کا نام بھی دیا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے تعلق میں نبوت کے خواص بھی ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ دوست ظلّی اور مجازی اور استعارہ کے صحیح معنی نہیں سمجھتے اور سمجھتے ہیں کہ استعارہ محض بے معنی چیز ہوتی ہے مثلاً اگر شیخ عبداللہ کو شیر کشمیر کہا جائے تو اس کے معنی ہیں غیر شیر کشمیر۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ چاند میں سورج کی روشنی ظلی طور پر ہوتی ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ چاند میں روشنی نہیں ہوتی بلکہ اندھیرا ہوتا ہے یا یہ کہ اگر کوئی یونیورسٹی کسی کو اعزازی ڈگری P.H.D دیتی ہے تو وہ اس کے ساتھ تمسخر کرتی ہے۔ ایسی ڈگری ڈگری نہیں ہوتی۔

اصل بات یہ ہے کہ چونکہ امتی نبوت آج تک سوا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی کو نہیں ملی اس لئے آپکو مختلف پیرایوں سے اس کی توجیہہ کرنی پڑی ہے تاکہ اس کا مفہوم ذہنوں کے قریب آجائے کہ ایسی نبوت ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں ہے اور نہ اس میں مخل ہے بلکہ ایسی نبوت ختم نبوّت کی مؤیّد ہے۔ اسکو اس اندھے کی طرح ٹیڑھی کھیر نہ بنائے جس کو کھیر کی سفیدی کا تصوّر دینے کیلئے بگلے کی سفیدی کی مثال دی گئی اور جب اندھے نے پوچھا بگلا کیسا ہوتا ہے تو سمجھانے والے نے اپنا ہاتھ ٹیڑھا کر کے اس کو سمجھایا کہ ایسا ہوتا ہے اس پر اندھے نے کہا کہ میں ٹیڑھی کھیر نہیں کھاتا۔ آپ بھی استعارہ اور مجازی کی بھول بھلیوں میں پڑ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مقام کو ہی نعوذ باللہ غت ربود کر دینا چاہتے ہیں اور اس کو ٹیڑھی کھیر بنا رہے ہیں۔ سیدھی بات یہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی نبوت سے انکار کیا ہے جو ختم نبوت کے مخل ہے مگر ایسی نبوت کا اقرار کیا ہے جو ختم نبوت کے مخل نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض بزرگوں نے جماعت احمدیہ سے اپنی الگ پٹڑی جمانے کے لئے بعض مصنوعی اختلافات گھڑ لئے تھے جن میں بنیادی اختلاف مسئلہ نبوت ہے باقی اختلافات اسی مسئلہ کے گرد گھومتے ہیں۔ ان کا مطلب تو یہ تھا کہ اس طرح وہ اپنا رنگ جما لیں گے مگر اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر جو پیشگوئیاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہوئی تھیں وہ ان کی نظر سے اوجھل ہو گئیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کو سمجھنے کی کوشش کیجئے وہ کیا غلطی ہے جس کے ازالہ کے لئے آپ نے یہ تصنیف فرمائی۔ وہ غلطی یہی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالہ کے شروع میں بیان فرمائی ہے کہ

"چنانچہ چند روز ہوئے کہ
ایک صاحب پر ایک مخالف کی
طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا
کہ جس کی تم نے بیعت کی ہے
وہ نبی و رسول ہونے کا دعوےٰ
کرتا ہے اور اس کا جواب
محض انکار کے الفاظ سے دیا
گیا حالانکہ ایسا جواب دینا
صحیح نہیں۔"

ہم نے اپنے غیر مبائعین احباب سے یہی عرض کیا تھا کہ آپ بھی جب مخالف اعتراض کرے تو محض انکار کے الفاظ سے جواب دیتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک ایسا جواب دینا صحیح نہیں ہے چنانچہ آپ نے "چٹان" کے اعتراض پر انکار سے ہی جواب دیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:-

"ماناکہ اس کی جماعت کا ایک حصہ نادانی سے اسے منصب نبوت پر بٹھانے میں کوشاں رہا ہے لیکن یہ ایسا ہی ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے پیرو خدا کا بیٹا بنا کر انہیں منصب الوہیت پر بٹھا رہے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰ نے کھلے طور پر اس کی تردید کرتے ہوئے محض توحید الٰہی اور اپنی رسالت کا اعلان کیا۔ بعینہٖ اسیطرح حضرت مرزا صاحب نے جن کو "متنبی" ۔ حقیر نام سے پکار کر جناب شورش نے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت کے دلوں کو زخمی کیا ہے تمام عمر بھر .... اس بات کا اعلان کیا کہ وہ حضرت خاتم الانبیاءؐ صلعم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کے قائل نہیں نہ انہیں خود کوئی دعوئے نبوت ہے

وغیرہ وغیرہ"

(پیغام صلح ۳ر۳۱ ۶۵ء صفحہ ۳)

آگے جو حوالے پیغام صلح نے دیئے ہیں وہ اسی "نبوت" کے انکار کے تعلق میں ہیں جو "ختم نبوت" کے مخل ہے لیکن جو نبوت ختم نبوت کے مخل نہیں اس سے آپ کو اقرار ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں آپ کا حوالہ دیا ہے۔ جماعت احمدیہ ہرگز آپ کو کسی ایسی نبوت کے منصب پر نہیں بٹھاتی جو ختم نبوت کے مخل ہے لیکن وہ ایسی نبوت سے انکار نہیں کرتی جو ختم نبوت کے مخل نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے غیر مبائعین دوستوں کا یہ کہنا کہ

"نہ انہیں خود کوئی دعوئے نبوت ہے"

ایسا ہی انکار ہے جیسا کہ اس شخص کو تھا جس کے سمجھانے کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" لکھا گیا۔ آپ ہر وقت یہی کرتے ہیں اور ایسے حوالے پیش کر کے دھوکا دیتے ہیں جن میں حضور اقدس علیہ السلام نے ایسی نبوت سے انکار کیا ہے جو ختم نبوت کے مخل ہے۔ ہم نے یہی مشورہ آپ کو دیا تھا کہ یہ غلط بیانی ہے اس کو چھوڑ دیں اور مخالفین کے سامنے آپ کا صحیح مقام پیش کیا کریں جو یہ ہے کہ آپ ایسی نبوت کے مدعی تھے جو ختم نبوت کے مخل نہیں۔ پھر آپ جو چاہیں اسکی تشریح کریں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ گول مول جملہ کہنا "نہ انہیں خود کوئی دعویٰ نبوت ہے" سراسر جھوٹ ہے۔ اس کو ترک کر دیں۔ ہم نے تو پیغام صلح کو محض ایک مشورہ دیا تھا مگر کہتے ہیں کہ ؏

سیکھ واکو دیجئے جسے کو سیکھ سہائے

بجائے اس کے کہ پیغام صلح ہمارے مشورہ کو صاف صاف لفظوں میں تسلیم کرتا اصل مبحث سے علیحدہ ہو کر بعض حوالوں کی توجیہات بیان کرنے لگا ہے۔

ان باتوں کے متعلق ہم اوپر کچھ اشارے کر چکے ہیں۔ ان سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپ کو کسی قسم کی نبوت کا ادعا نہیں تھا۔ امتی نبوت کیا ہوتی ہے۔ اس کی خواہ کوئی توجیہات کریں مگر اس کے معنے "نبوت نہیں" کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ نبوت خواہ ظلی ہو یا مجازی نبوت ہی کہلائے گی۔ یہ الفاظ ظلی۔ مجازی لغوی وغیرہ محض اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ ایسی نبوت سے امتیاز ہو جائے جو ختم نبوت کے مخل ہوتی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ایسی نبوت صرف اس شخص کو ملتی ہے جو فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے مامور من اللہ بنایا جاتا ہے تاکہ اسلام کو از سرِ نو زندہ کرے۔ ایسی نبوت کسی نبی کی امت کو عطا نہیں ہوئی صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو آپ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے عطا ہوئی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی میری امت میں ایسے علماء ظہور کریں گے جو بنی اسرائیل کے انبیاء سے مشابہت رکھیں گے یعنی وہ ایک پہلو سے امتی بھی ہوں گے اور دوسرے پہلو سے نبی بھی ہوں گے۔ ایسے علماء اولیاء اللہ بھی ہوں گے۔ محدث بھی ہوں گے اور مجدد بھی ہوں گے۔ عام طور پر ان سب کو نبی کا نام نہیں دیا جائے گا۔ البتہ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ وہ شخص جس کو ابن مریم کی خو بو پر مبعوث کیا جائے گا۔ جو فتنہ آخر الزمان کے وقت اسلام کی حمایت کے لئے کھڑا ہو گا جو دجّال کو قتل کرے گا جو یقتل الخنزیر اور یکسر الصلیب کا کارنامہ سرانجام دے گا اس کو "نبی" کا نام بھی دیا جائے گا کیونکہ وہ صرف مکالمات کی حد تک نبوت کے اوصاف نہیں پائے گا بلکہ اظہارِ غیب بھی کرے گا اور اظہارِ غیب صرف "نبی" ہی کر سکتے ہیں۔ صرف محدث اور ہر مجدد نہیں کر سکتا۔

مخالفین کے سامنے آخر میں ہم پھر ایک بار مشورہ عرض کرتے ہیں کہ "امتی نبوت" کی جو چاہیں آپ توجیہہ کریں مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی ضرور پیروی کریں کہ آپ کو اس نبوت سے انکار نہیں ہے جو ختم نبوت کے مخل نہیں۔ اور معترضین سے اپنی بریّت کریں اور جماعتِ احمدیہ کو ملزم گردانیں کہ جناب ہم نہیں وہ ہیں۔ حالانکہ جماعتِ احمدیہ آپ کو صرف اس نبوت کا مقام دیتی ہے جو آپ کے قول کے مطابق ختم نبوت کے مخل نہیں۔ اور اس سے ایک شوشہ بھی زیادہ نہیں کرتی آپ میں فرق صرف اتنا ہے کہ آپ اس شخص کی طرح جس کی تادیب کے لئے "ایک غلطی کا ازالہ" سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی صفحہ [illegible] پر)

تربیت اولاد کی اہمیت اور اس کے ذرائع

از محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ مقیم ایبٹ آباد

اللہ تعالیٰ اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچانے کی ہدایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یا ایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا۔ وقودھا الناس والحجارۃ علیہا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون (تحریم ع ۱)

یعنی اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اس دوزخ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں۔ جو غضبناک اور سخت ہیں انسانوں کی خامتِ اعمال کے طبعی نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو سزا ان کو نافذ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ انہیں کہا جاتا ہے اسے کرگزرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے نفس اور اہل کو آگ سے بچانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اہل میں اولاد بیوی اور جو بھی ایک انسان کے کسی نہ کسی رنگ میں ماتحت ہوں شامل ہیں۔

دنیا کے لحاظ سے آگ سے مراد خدا کی نافرمانی ناراضگی اور اس کے غصے کی آگ ہے۔ اسی آگ کے نتیجہ میں آخرت کی آگ پیدا ہوتی ہے۔ اگر دنیا میں انسان خدا کی فرمانبرداری کرے تو خدا کی ناراضگی پیدا نہیں ہوگی۔ جس کے نتیجہ میں آخرت کی آگ پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ دراصل آخرت کی آگ دنیا میں خدا کی ناراضگی کے نتیجہ میں بطور تمثیل کے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی طرح آخرت کی جنت دنیا میں خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے نتیجہ میں بطور تمثیل پیدا ہوتی ہے۔ پس انسان اپنے ہی اعمال سے دوزخ بھی تیار کرتا ہے۔ اور اپنے ہی اعمال سے جنت بھی تیار کرتا ہے۔ اچھے اعمال سے جنت تیار ہوتی ہے۔ اور برے اعمال سے دوزخ تیار ہوتی ہے۔ سو آخرت کی دوزخ یا جنت کہیں باہر سے نہیں آئے گی بلکہ خود اپنے اندر سے اپنے اعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

دجالی فتنوں کی آگ اور اولاد کی حفاظت

آیت کا منشاء یہ ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو موجودہ زمانہ کے دجالی اور ملحدانہ فتنوں کی آگ سے بچاؤ تاکہ خدا کی ناراضگی پیدا نہ ہو جس سے آخرت کی آگ پیدا ہوتی ہے۔ ہر زمانہ کی شیطانی تحریکیں اس زمانہ کے لوگوں کے لئے آگ اور فتنہ کا حکم رکھتی ہیں۔ اس زمانہ میں شیاطین کے سب سے بڑے مظہر دجال اور یاجوج ماجوج کی طاقتیں ہیں۔ اور ان کی مشرکانہ اور ملحدانہ تحریکیں ہیں۔ جو دنیا کے لئے فتنہ اور آگ کا حکم رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں ان طاقتوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں گے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف زبردست لڑائیاں لڑیں گے۔ احادیث میں بھی آیا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ ہوگی۔ سو یہ آگ دنیا کے لحاظ سے ان کی مشرکانہ اور ملحدانہ تحریکیں اور ان کے باطل عقائد ہیں۔ پس موجودہ زمانے کے لحاظ سے ہمارے لئے اس آیت میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے نفسوں اور اپنے اہل وعیال کو دجالی اور یاجوجی فتنہ کی آگ سے بچاؤ جو مغربی فلسفہ اور علوم اور ان کی مشرکانہ وملحدانہ تہذیب اور باطل تعلیم کی صورت میں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

تربیت اولاد کے اصول

اس وقت ہمارے نوجوانوں اور جماعت کی آئندہ نسل اور پود کی تربیت کا مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بعض احباب اپنی اولاد کے بارے میں بڑی شکایات رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی ان کی توقع کے مطابق نہیں ہے۔ اگر تربیت اولاد ان اصولوں اور ہدایات کے مطابق ہو جو ہمیں اسلام نے بتائے ہیں تو ضرور ہماری نئی پود اور آئندہ نسل ہماری توقعات کے مطابق فرمانبردار اور صالح ہوگی۔ اولاد ہمارے بعد ہماری جانشین ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو وعدے اور بشارات دیئے ہیں۔ وہ ہماری جانشین اولاد میں سے صرف انہی کے حق میں پورے ہوں گے۔ جو خدا کے فرمانبردار اور صالح ہوں گے۔ غیر صالح نسل ان سے محروم رہے گی۔

پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری جانشین اولاد اسلام کے غلبہ کے متعلق خدا کے وعدوں بشارات اور انعامات کی وارث ہو تو ہمیں اپنی پہلی فرصت میں اور سب سے زیادہ فکر اپنی اولاد کی تربیت کی کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ نیک اور صالح ہو۔

نیک اولاد کیلئے نیک عورت سے شادی کی ضرورت

نئی پود کی تربیت کے سلسلہ میں سب سے پہلی ہدایت اسلام کی یہ ہے کہ نیک اور صالح عورت سے نکاح کیا جائے۔ کیونکہ اولاد کی پہلی تربیت عورت سے شروع ہوتی ہے عورت نیک ہوگی۔ تو اولاد کی اچھی تربیت کرے گی۔ اولاد نیک نہ ہو تو اولاد کی اچھی تربیت نہ ہوگی۔ پس صالح اولاد کے لئے صالح بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عورت سے چار امور کے لئے نکاح کیا جاتا ہے۔ (۱) مال کے لئے (۲) نسب کے لئے (۳) خوبصورتی کے لئے اور (۴) دینداری کے لئے (۵) تمہیں چاہیئے کہ دیندار عورت سے شادی کرکے کامیاب ہو" (متفق علیہ)

اگر یہ ہدایت پیش نظر رہے تو کبھی شادی میں نہ بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ اولاد خراب ہو سکتی ہے۔ اور تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ کامیاب شادی وہی ثابت ہوتی ہے۔ جو عورت کی دینداری کو پیش نظر رکھ کر کی جائے۔ جس شادی میں عورت کا مال یا اس کا جمال (خوبصورتی) یا اس کے خاندان کی بڑائی پیش نظر رہے۔ وہ بالآخر بے برکت ثابت ہوتی ہے۔ اور فتنہ وفساد کا موجب ہوتی ہے۔ نیک نیتی اور دینداری پیش نظر ہو۔ تو پھر شادی بابرکت ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسری شرائط و ہدایات پیش نظر رکھے جائیں تو فتنہ وفساد بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (مسلم)

یعنی تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی متاع میں سے بہتر متاع صالح عورت ہے۔

صالح رشتہ کی تلاش

اگر کسی شخص کے پاس مال نہ ہو یا وہ بڑے خاندان کا نہ ہو۔ یا وہ خوبصورت نہ ہو۔ مگر وہ دیندار شریف اور صالح ہو تو رشتہ دینے میں اسی کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کو مالدار بنا دے گا۔ اور اس کا حافظ وناصر ہوگا۔ اگر ہم دنیاداری کی بجائے اخلاق ودینداری کو پیش نظر رکھیں۔ تو شادی ہر لحاظ سے مفید وبابرکت اور کامیاب ہوگی۔ مومنین کا یہی کام ہے کہ وہ اخلاق ودینداری کو پیش نظر رکھیں۔ باقی لڑکے کا بارو زگار رہنا یا مالدار بننا وغیرہ سب خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ امیر کو غریب بھی بنا سکتا ہے۔ اور غریب کو امیر بھی بنا سکتا ہے پس جو کام قدرت کے ہاتھ میں ہے۔ اسے اپنے ہاتھ میں نہ لینا چاہیئے۔ جو کام خدا کا ہے وہ خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ اور جو کام بندے کا ہے وہ بندے کو نیک نیتی سے انجام دینا چاہیئے۔ اور نتیجہ خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ وہ کبھی کسی صالح رشتہ کو ضائع نہیں کیا کرتا بلکہ اس کی حفاظت ونصرت کا ذمہ وار بن جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض (ترمذی)

یعنی اگر تمہارے پاس ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور خلق سے تم راضی ہو تو اسے رشتہ دے دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے۔ (یعنی لوگ دین وخلق کو چھوڑ کر حسب ونسب، مالداری یا خوبصورتی کو مدنظر رکھیں گے تو) زمین میں فتنہ اور وسیع فساد پیدا ہوگا۔ سو ہر لحاظ سے صالح رشتہ کو ترجیح ہونی چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ کی حفاظت ونصرت اور برکت رشتہ کے شامل حال ہو۔ اور اسی طرح اکثر ازدواجی مفاسد اور معاشرتی فتنوں کا سدباب ہو جائیگا۔ (باقی)

قبولیت دعا میں توقف کامیابی کا موجب ہے

"یہ یاد رکھو کہ دعا کے بعد اگر جلدی جواب مل جائے تو عموماً اچھا نہیں ہوتا۔ پس دعا کرتے نا امید نہ ہو۔ دعا میں جس قدر دیر ہو اور اس کا بظاہر کوئی جواب نہ ملے تو خوش ہو کر سجدے شکر بجا لاؤ۔ کیونکہ اس میں بہتری اور بھلائی ہے۔ توقف کامیابی کا موجب ہوتا ہے" (ملفوظات جلد اول ص ۳۴)

مانعین زکوٰۃ کے خلاف صدیق اکبرؓ کا جہاد

(رفیع اللہ صاحب)

(منقول از ماہنامہ فکر و نظر کراچی مئی ۶۵ء)

امت مسلمہ کو آج تک جن عظیم فتنوں سے دوچار ہونا پڑا ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ ارتداد تھا جس نے حضور صلعم کی وفات کے فوراً بعد امت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تدبر اور ان کی دور اندیشانہ نظر تھی جس نے اس فتنہ کا بالکل قلع قمع کر دیا ورنہ معلوم نہیں مسلمانوں کو کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ زمانے کے ساتھ ساتھ اس واقعہ کی تاریخی تفصیلات بھی ذہنوں سے محو ہوتی چلی گئیں اور اس کا سطحی سا تصور باقی رہ گیا جس کی وجہ سے اکثر اس واقعہ سے غلط استدلال کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض حضرات نے تو اس سے قتل ناحق جیسے اہم معاملات کا جواز نکالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ایک "عالم قانون اسلامی" فرماتے ہیں:-

"مگر ان سب نظیروں سے بڑھ کر وزنی نظیر اہل ردہ کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جہاد ہے اس میں صحابہ کرام کی پوری جماعت شریک تھی۔ اس سے ابتدا میں کسی نے اگر اختلاف کیا بھی تھا تو بعد میں وہ اختلاف اتفاق سے بدل گیا تھا۔ لہذا یہ معاملہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ جن لوگوں نے براہ راست نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دین کی تعلیم پائی تھی ان سب کا متفقہ فیصلہ یہ تھا جو گروہ اسلام سے پھر جائے اس کے خلاف اسلامی حکومت کو جنگ کرنی چاہیئے۔"[۱]

اس واقعہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ لوگ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے مرتد قرار دے دیئے گئے تھے لہذا قتل کے مستحق ٹھہرے۔ اس لئے جو شخص بھی دین بدلے اس کی سزا قتل ہے چاہے اس کا فعل نیک نیتی پر مبنی کیوں نہ ہو۔ حالانکہ شریعت نے جس مرتد کے قتل کا حکم دیا ہے اس کے متعلق یہ واضح تصریح کی گئی ہے کہ دین بدلنے کے ساتھ ہی وہ مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہو جائے۔ "رجل خرج من الاسلام فیحارب اللہ عز وجل ورسولہ"[۲] چونکہ یہاں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں ہے اس لئے اس کی تفصیلات میں جانے سے خلط مبحث ہو جائے گا۔ اشارتاً یہی کافی ہے کہ ایسا مرتد اس وقت مستوجب قتل ہو گا جب وہ مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائے گا۔ مانعین زکوٰۃ بھی اس جرم کے مرتکب ہوئے تھے لیکن ان کے جرم کا یہ پہلو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں کفر سازی کے سلسلے میں جس غیر ذمہ داری اور غلو سے کام لیا جاتا ہے اس سے شاید ہی کوئی فرد بشر ناواقف ہو گا اور شاید ہی کوئی کام کا آدمی اس اندھی تلوار کے وار سے بچا ہو۔ اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کو کبھی "اختیار" کے اظہار کا موقع مل جائے تو امت کا جو حشر ہو گا اس کے متعلق کسی قیاس آرائی کی ضرورت نہیں یعنی اب جس شخص پر کفر کا فتویٰ لگا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اس وقت ایسا کرنے کے بعد اس کی جان بخشی بھی مشکل ہو جائے گی۔ اور یہ سب کچھ سچے دین اسلام کے نام پر ہو گا جس نے دنیا کو احترام انسانیت کا سبق دیا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم واقعہ کی تاریخی تفصیلات سے عامۃ الناس کو روشناس کرایا جائے۔

مانعین زکوٰۃ کے متعلق عام طور پر یہ ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ ان لوگوں کا جرم صرف یہی تھا کہ انہوں نے صرف زکوٰۃ ادا کرنے سے معافی چاہی تھی جس کی وجہ سے وہ مرتد قرار دے دیئے گئے تھے ویسے وہ بڑے بے ضرر انسان تھے اور یہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صرف زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے ان کے خلاف جہاد کیا تھا۔ اس سلسلے میں عام طور پر ان کا یہ فرمان نقل کیا جاتا ہے کہ اگر ان لوگوں نے عقال (اونٹ باندھنے کی رسی) دینے سے بھی انکار کیا تو ان کے خلاف جہاد کیا جائے گا۔

اب چونکہ عقال کا زکوٰۃ میں دینا لازمی نہیں ہے اس لئے اس بنا پر لڑائی بھی جائز نہیں۔ اسی بناء پر علماء نے اس کے معنی پر خوب خوب بحثیں کی ہیں اور اس کے دوسرے معانی متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ علامہ شوکانی اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"فذهب جماعة الی ان المراد بالعقال زکاة عام قال النووی وهو معروف فی اللغة کذلك وهذا قول الکسائی والنضر بن شمیل وابی عبید والمبرد وغیرهم من اهل اللغة وهو قول جماعة من الفقهاء قال والعقال الذی هو الحبل نعقل به البعیر لا یجب دفعه فی الذکاة فلا یجوز القتال علیه۔"[۳]

"اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک عقال سے مراد عام زکوٰۃ ہے۔ امام النووی فرماتے ہیں کہ یہ لغت میں اس معنی میں مشہور ہے اور یہی قول الکسائی نضر بن شمیل، ابو عبید، علامہ المبرد اور دوسرے اہل لغت کا ہے"۔

فقہا کا ایک گروہ بھی اس کے یہی معنی لیتا ہے کیونکہ عقال جس سے اونٹ کو باندھا جاتا ہے وہ زکوٰۃ میں واجب الادا نہیں۔ اس لئے اس کے لئے قتال بھی جائز نہیں۔ تاہم جو اہل علم اس سے اونٹ باندھنے کی رسی مراد لیتے ہیں وہ اس کی یہ توجیہہ کرتے ہیں کہ چونکہ اس سے مبالغہ مراد ہے اس لئے حقیر سے حقیر چیز کا ذکر کیا گیا ہے اور اگر اس سے عام صدقہ کے معنی مراد لئے جائیں تو مبالغہ کا مفہوم حاصل نہیں ہوتا۔

بہر حال عقال کا جو مفہوم بھی لیا جائے یہ خیال بالکل غلط ہے کہ مانعین زکوٰۃ کوئی بے ضرر انسان تھے اور صرف زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے انہیں مرتد قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ زکوٰۃ کے انکار کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے ان کے خلاف تلوار بھی اٹھائی جیسا کہ بخاری شریف کے شارح علامہ عینی فرماتے ہیں:-

انما قاتل الصدیق مانعی الزکوٰۃ لانهم امتنعوا بالسیف ونصبوا الحرب للامة۔[۴]

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف اس لئے جہاد کیا کہ انہوں نے تلوار کے ذریعہ زکوٰۃ کا انکار کیا اور مسلمانوں کے لئے لڑائی کا بازار گرم کیا۔

عہد رسالت کے بہت سے واقعات اس پر شاہد ہیں کہ صرف زکوٰۃ نہ لینے سے کسی کی خلاف جہاد واجب نہیں ہو جاتا حضور صلعم نے ایسے لوگوں سے کسی قسم کا تعرض نہ فرمایا بلکہ متعدد ایسے واقعات ملتے ہیں کہ آپ نے ایسے لوگوں کی بیعت تک قبول فرمائی۔

پہلا واقعہ

"عن نصر بن عاصم اللیثی عن رجل منهم انه اتی النبی علی ان یصلی صلوتین فقبل منه - رواه احمد وفی لفظ له ان لا یصلی الا صلوٰة فقبل منه۔"[۵]

نصر بن عاصم اللیثی اپنے میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا تو آپؐ نے اسے منظور فرما لیا۔ احمد نے اسے روایت کیا۔ دوسری روایت میں صرف ایک نماز کا ذکر ہے جسے رسول اللہ صلعم نے قبول فرما لیا تھا۔

دوسرا واقعہ

عن وهب قال سالت جابراً عن شان ثقیف اذا بایعت فقال اشترطت علی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم ان لا صدقة علیها ولا جهاد وانه سمع النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم بعد ذلك یقول ویتصدقون ویجاهدون - رواه ابوداؤد

حضرت وہب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر سے قبیلہ ثقیف کی بیعت کے واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں صدقہ اور جہاد سے معافی کی شرط پر بیعت کی اور یہ کہ اس کے بعد انہوں نے حضور صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مستقبل قریب میں یہ لوگ (خود بخود) صدقہ بھی دیں گے اور جہاد میں بھی حصہ لیں گے۔[۶]

---

[۱] "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" از مولانا مودودی صہ ۲۳

[۲] رواہ النسائی

[۳] نیل الاوطار جلد ۴ صہ ۱۲۹

[۴] عینی شرح صحیح بخاری جلد ۱ صہ ۲۳۹

[۵] نیل الاوطار جلد ۷ صہ ۲۱

[۶] ایضاً

اِن احادیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ شوکانی فرماتے ہیں :۔

هذه الاحاديث فيها
دليل على انه يجوز
مبايعة الكافر وقبول
اسلامه منه وان شرط
شرطاً باطلاً

کہ یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی کافر کا قبول اسلام باطل شرط کے ساتھ بھی جائز ہے (۱)

مرتدین کی شرائط کا انکار

دراصل مرتدین نے مسلمانوں کی کمزوری جانچنے کے لئے نماز اور زکوٰۃ سے معافی چاہنے کا بہانہ بنایا۔ جب اُن کا وفد اس مقصد کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بات چیت کرنے آیا تو آپ نے ان کے خطرناک ارادے کو بھانپ لیا۔ اس لئے ان کی شرائط کو بالکل رد کیا۔ حالانکہ باقی صحابہ ان کی شرائط مان لینے کے حق میں تھے۔ چنانچہ اس وفد کے چلے جانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے صحابہ کرام کو ان الفاظ سے خطاب فرمایا :۔

ان الارض كافرة وقد رأى
وفدهم منكم قلة و
انكم لا تدرون اليلاً
تؤتون ام نهاراً و
ادناهم منكم على بريد
وكان القوم مأملون
ان نقبل منهم و
نوادعهم وقد ابينا
عليهم ونبذنا اليهم
عهدهم فاستعدوا۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ ملک اب کافر ہو گیا ہے اور ان کے وفد نے تمہاری قلت کا اندازہ کر لیا ہے۔ اس لئے اس بات کا ہر وقت اندیشہ ہے کہ وہ رات کو یا دن کو کسی وقت حملہ کر دیں۔ ان کا قریبی لشکر ہم سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے۔ رفقاء اس بات پر مائل تھے کہ ہم ان کی شرائط مان لیں اور ان سے معاہدہ کر لیں لیکن ہم نے اس سے انکار کر دیا اور ان کا عہد انہیں لوٹا دیا۔ پس تم ان کے حملہ کا جواب دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

(تاریخ طبری جلد ۴ - صفحہ ۱۸۷۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے تو ان کی گفتگو سے یہ اندازہ فرما لیا تھا کہ یہ لوگ شرپر آمادہ ہیں۔ لیکن پھر بھی پہل مسلمانوں کی طرف سے نہیں ہو رہی۔ مسلمان صرف مدافعت کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ چنانچہ صدیق اکبر کا خدشہ صحیح ثابت ہوا۔ اور تین چار دن کے بعد انہوں نے مدینہ شریف پر چڑھائی کی۔ طبری کی روایت ہے :۔

فما لبثوا الا ثلاثاً حتى
طرقوا المدينة غارة
مع الليل وخلفوا بعضهم
بذي حسي ليكونوا لهم
ردأً۔

اور تین ہی دن گزرے تھے کہ انہوں نے رات کے وقت مدینہ شریف پر چھاپا مارا۔ اور لشکر کے ایک حصے کو ذی حسی میں چھوڑ آئے تاکہ وہ ان کے پیچھے حفاظت کریں۔

(ایضاً صفحہ ۱۸۶۵)

اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان تمام مسلمانوں کو تہ تیغ کر دیا جنہوں نے راہ ہدایت کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں :۔

فوثب بنو ذبيان وعبس على
من فيهم من المسلمين
وفعل ذلك غيرهم
من المرتدين

(تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۶۶)

رسول اللہ صلعم کی وفات کی خبر سنتے ہی قبیلہ بنو ذبیان اور عبس نے اپنے اپنے قبیلہ کے بقیہ مسلمانوں کو (جنہوں نے مرتد ہونے سے انکار کر دیا تھا) حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ دوسرے قبائل نے بھی اپنے اپنے قبیلے کے بقیہ مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کیا۔

تاریخ کی تمام مستند کتابوں میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ مورخ طبری نے بھی کم و بیش یہی الفاظ درج کئے ہیں :۔

فوثب بنو ذبيان وعبس
على من فيهم من المسلمين
فقتلوهم كل قتلة و
فعل من وراءهم
فعلهم

(تاریخ طبری جلد ۴ صفحہ ۱۸۷۷)

بنو ذبیان اور عبس کے لوگ اپنے اپنے بقیہ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بری طرح قتل کیا۔ دوسرے مرتدین نے بھی ان کے فعل کی پیروی کی۔

کیا ان سنگین حالات کے بعد بھی کسی انتظار کی گنجائش تھی۔ بعض روایات میں تو یہاں تک آتا ہے کہ ان ظالموں نے بیکس مسلمانوں کو قتل کرنے کے بعد ان کے جسم کا مثلہ کیا یعنی ان کے مختلف اعضاء کاٹ لئے اور ان کو آگ میں جلا دیا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں کو شکست ہوئی تو سیف اللہ حضرت خالد بن ولید نے اس وقت تک ان کو معافی دینے سے انکار کر دیا۔ جب تک کہ وہ ان مجرموں کو پیش نہ کر دیں جنہوں نے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر کے ان کا مثلہ کیا تھا۔ طبری نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے :۔

ولم يقبل خالد ولياه
هزيمتهم من احد
من اسد وغطفان و
سليم وطى الا ان
ياتوا الذين حرقوا ومثلوا
على اهل الاسلام في
حال ردتهم۔

(تاریخ طبری جلد ۴ صفحہ ۱۹۰۰)

یعنی جب قبیلہ اسد، غطفان، ہوازن، سلیم اور طی کو شکست ہو گئی تو حضرت خالد بن ولید نے ان کو معافی دینے سے انکار کر دیا۔ جب تک کہ وہ ان لوگوں کو پیش نہ کریں جنہوں نے مرتد ہو جانے کے بعد مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا۔ ان کا مثلہ کیا تھا اور ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے تھے۔

ان تاریخی تفصیلات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان لوگوں کا اصلی جرم کیا تھا اور ان کے خلاف کیوں جنگ کی گئی۔ اور اس کے بعد قارئین ہی یہ فیصلہ کریں کہ اس واقعہ میں کہاں تک قتل مرتد کے جواز کی تائید ملتی ہے۔

(قتل مرتد سے ہماری مراد یہ ہے کہ اپنے مسلک کے مخالف کو کافر قرار دیکر اس پر قتل مرتد کے احکام کا اطلاق کیا جائے)

(جہاں تک پانچ فرض نمازوں کے بجائے ایک یا دو نمازیں پڑھنے کی اجازت دینے اور صدقہ و جہاد سے مستثنیٰ کرنے کا سوال ہے، ظاہر ہے کہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس سے مقصد کفار کی تالیف قلب تھی۔ کیونکہ آپؐ جانتے تھے کہ جیسے ہی وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے۔ لازماً وہ فرائض دینی کے عادی ہو جائیں گے۔ گویا اس رعایت کی حیثیت عارضی تھی۔

مانعین زکوٰۃ کے خلاف فوج کشی کرنے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک باقاعدہ مرکزی حکومت کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔ اور زکوٰۃ دینے سے انکار دراصل اس مرکزی حکومت کی اطاعت سے انکار تھا۔ جسے آجکل بغاوت کہا جاتا ہے)۔ — علیہ

(ماہنامہ فکر و نظر مئی ۱۹۶۵ء)

ولادت

مورخہ ۲۶ مئی کو اللہ تعالےٰ نے مکرم عبدالمجید صاحب نیاز حیدر آباد کو ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم منشی سبحان علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست ہائے دُعا

● میری ہمشیرہ محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر خلیل احمد صاحب بعارضہ خرابی جگر اور معدہ بیمار ہیں۔ آج کل گنگا رام ہسپتال لاہور میں اپریشن کے لئے داخل ہیں۔

اسی طرح میری دوسری ہمشیرہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبدالغنی صاحب کا پتے کا اپریشن لاہور میو ہسپتال میں مورخہ ۱۴/۵ بروز جمعہ ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ ہر دو کی کامل صحت اور اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(خاکسارہ بشریٰ بیگم اہلیہ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم۔ گوجرانوالہ)

● میرے لڑکے سید منتظر مہدی کاظمی کے دل کا اپریشن یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ اپریشن انتہائی خطرناک ہے۔ جماعت احمدیہ کے جملہ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بیگم سید علی احمد کاظمی)

● خاکسار کے خسر سید عبدالرحیم شاہ صاحب کے چچا سید عبدالحمید شاہ صاحب نمبردار علاقہ بھگلہ ضلع ہزارہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔

(خاکسار سید سخاوت شاہ معرفت المختار لمیٹڈ بنگال ہاؤس پیرس روڈ پوسٹ بکس ۵۹۴۸ کراچی ۲)

● خاکسار کی چھوٹی بہن کافی عرصہ سے کان کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔

(دانشمند کلرک خدام الاحمدیہ شعبہ مال)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

حُسنِ کارکردگی

(قسط نمبر ۳)

ز۔ جماعت ہائے جنکی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی اسّی فیصدی اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سو فیصدی سے اُوپر ہے

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۰ گ ب
ضلع لاہور:۔ کوچہ چابکسواراں۔
ضلع سیالکوٹ:۔ جاگے چیمہ۔ گھنیاں کالج۔ گدنیاں کوٹ بڈا۔ کنجروڑ۔
ضلع گجرات:۔ دھوریہ
ضلع جہلم:۔ بھون۔ ضلع اٹک:۔ کوٹ فتح خاں۔ ضلع منٹگمری:۔ چک ۵۰/۱۲۔ ایل۔
ضلع رحیم یار خاں:۔ چک ۲۵ پی ہزاریجات۔ ضلع نواب شاہ:۔ کنڈیارو۔ ضلع تھرپارکر:۔ احمد آباد سٹیٹ

ح۔ جماعت ہائے جنکی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی اسّی فیصدی اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نوّے فیصدی سے اُوپر ہے

ضلع جھنگ:۔ چک ۹۶ ضلع سیالکوٹ:۔ کھاڈیوالہ۔ بدوملہی ضلع جہلم:۔ خورد۔
ضلع مظفرگڑھ:۔ چک ۹۳ ٹی۔ڈی۔اے ضلع منٹگمری:۔ ایل پلاٹ۔ ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ داد خان چانڈیو۔
ضلع تھرپارکر:۔ ڈگری ضلع کراچی:۔ لجنہ اماء اللہ کراچی۔

ط۔ جماعت ہائے جنکی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو مدات کی وصولی اسّی ۸۰ فی صدی ہے

ضلع جھنگ:۔ چک ۵/۳ ۔ ایل۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۹۹ ج ب رتن۔ چک ۵۲ ج ب۔
ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرانوالہ۔ آزاد کشمیر:۔ ریلیاں جٹاں۔
ضلع راولپنڈی:۔ مجوڑہ۔ ضلع اٹک:۔ کیمل پور۔
ضلع مظفرگڑھ:۔ لیّہ

(باقی)

ناظر بیت المال ربوہ

دعائے مغفرت

برادرم احمد علی خاں صاحب مورخہ ۲۹/۴/۶۵ بروز جمعرات رات دس بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم نے صرف ۴۲ سال عمر پائی۔ مرحوم مکرم محمد علی خاں صاحب شاہجہانپوری صحابی مرحوم رضی اللہ عنہ کے لڑکے اور مکرم حافظ عبدالجلیل صاحب شاہجہانپوری کے داماد تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ، دو لڑکے اور ایک لڑکی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(حاجی عبدالکریم ناظم آباد کراچی ۱۵)

اعلان

ہماری فیکٹری واقع جہلم کے لئے فوری طور پر مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ درخواست دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

(۱) فورمین (۲) مکینک
(۳) الیکٹریشن (۴) کلرک

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواست معہ سارٹیفکیٹ اور دیگر کوائف بھیج سکتے ہیں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ ۲۶ مال روڈ لاہور
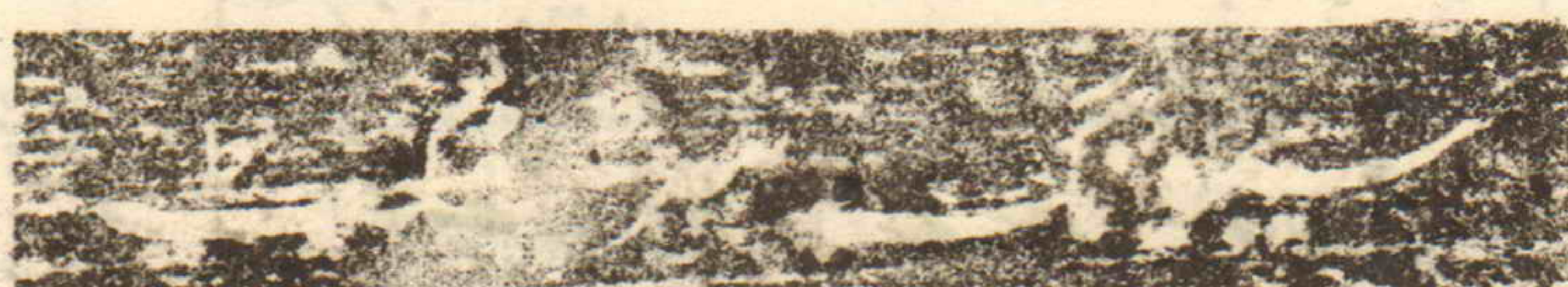
ضرورت ہے

ندرت گرلز ہائی سکول لاہور کے لئے ایک معلمہ کی ضرورت ہے جو ساتویں اور آٹھویں کلاسوں کو حساب الجبرا، جیومیٹری اور سائنس بخوبی پڑھا سکے۔ ایف ایس سی۔ نان میڈیکل کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں بنام مینیجر ندرت گرلز ہائی سکول ۱۱۵/اے میو روڈ لاہور بھجوائی جائیں۔ چونکہ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا اس لئے وہی خواتین درخواستیں بھجوائیں جو یہ انتظام کر سکتی ہوں۔ مقامی احباب کو اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

درخواستیں ۳۰ مئی تک آجانی چاہئیں۔

احمدی بیگم۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور۔

ضروری اعلان

ایک شخص مسمی عبد المجید ولد منشی عبد الکریم صاحب جو سلوہ مقبوضہ کشمیر کا باشندہ ہے ایک عرصہ سے گم ہے اس کا حلیہ حسب ذیل ہے لمبا قد۔ رنگ گندمی۔ سر معمولی گنجا ہے گردن پر پھوڑے کا نشان ہے۔ عمر تقریباً ۴۰ سال۔

اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے متعلق اطلاع دیں یہ صاحب ایک عرصہ تک گولبازار۔ ربوہ میں ریڑھی پر فروٹ فروخت کرتے رہے ہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

کو لکھنا پڑا سرے سے نبوت کا انکار کر دیتے ہیں اور احمدی اس نبوت کا اقرار کرتے ہیں جس نبوت کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اقرار کیا ہے۔ پھر غور کیجئے اگر نبوت سے نفی نبوت مراد ہوتی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کے لئے یہ لفظ ہی کیوں استعمال کیا جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس سے نعوذ باللہ فساد برپا ہو گا۔ اگر اللہ تعالےٰ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو اور خود سیدنا حضرت مسیح موعود کو ایسی نبوت کے اقرار سے شرم نہیں آتی تو آپ کو کیوں تکلیف ہوتی ہے آپ کو کیا ڈر لگتا ہے اگر آپ یہ شوشہ نہ چھوڑتے اور سیدھی طرح آپ کا صحیح مقام بیان کرتے رہتے اور اس نبوت کی وہی توجیہات کرتے رہتے مگر بالکل انکار نہ کرتے تو آج مخالفین کے نزدیک بھی یہ مسئلہ صاف ہو چکا ہوتا اور کوئی صحیح الخیال عالم جماعت احمدیہ پر ایسی نبوت کا الزام نہ لگا سکتا جو ختم نبوت کے منافی ہے۔ اس لئے اس مسئلہ سے جتنی تلخی پیدا ہوئی ہے اس کی تمام ذمہ داری ان بزرگوں پر آتی ہے جنہوں نے "ایک غلطی کا ازالہ" لکھوانے والے کی پیروی کی ہے
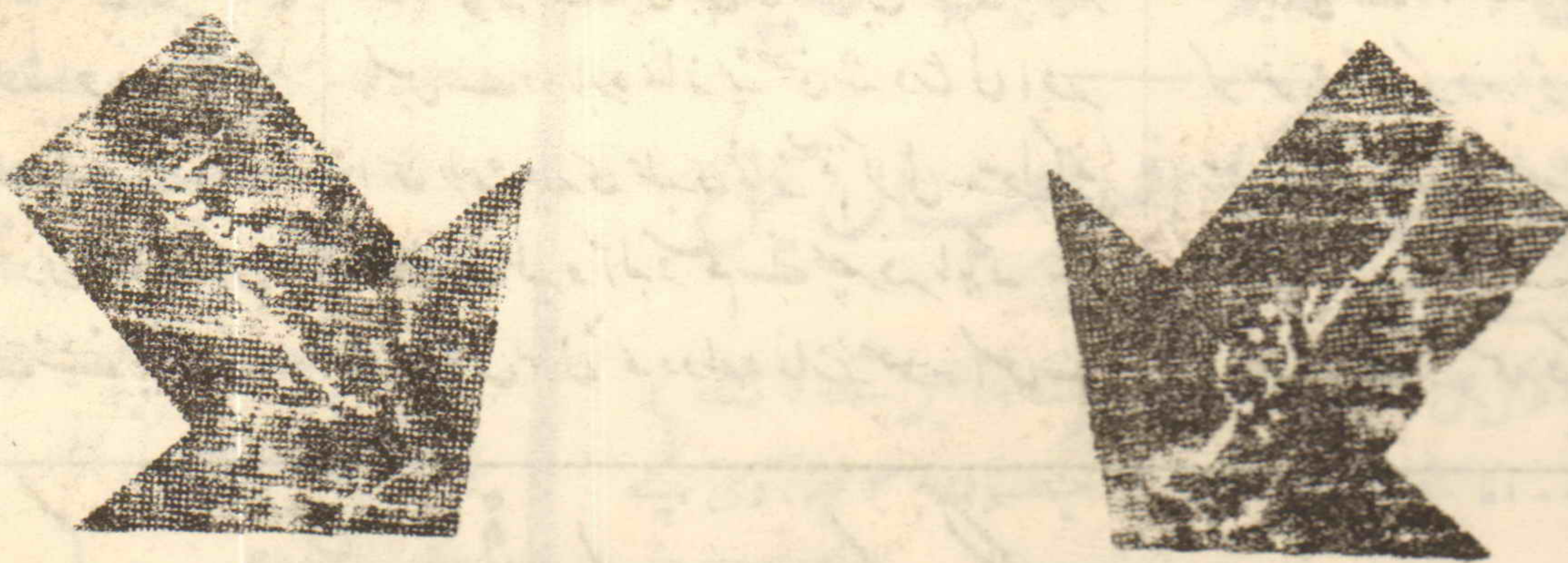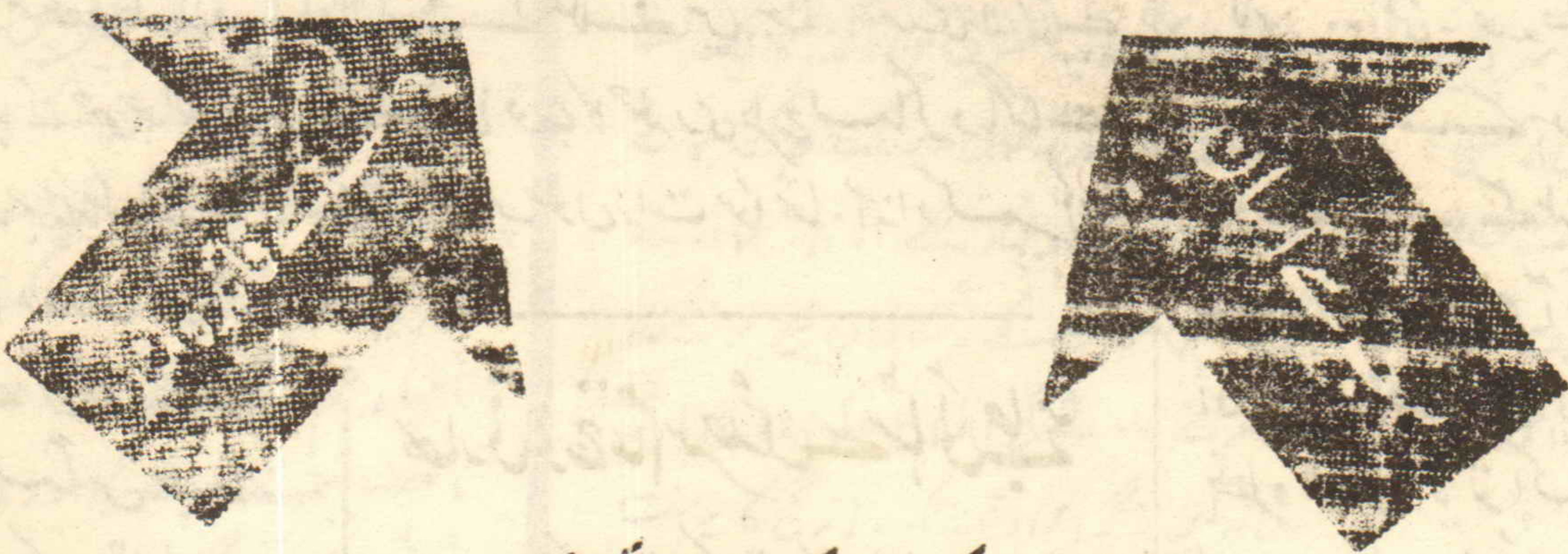
نماز آہستگی اور وقار کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے

ایسی نماز جو جلدی جلدی پڑھی جائے خدا کے حضور قبول نہیں کی جاتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز آہستگی اور وقار کے ساتھ پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں نے کچھ عرصہ قبل یہ نصیحت کی تھی کہ نماز آہستگی اور وقار کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ اور نماز کے بعد حسب سنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیئے۔ اور اس کے بعد مسجد سے جانا چاہیئے۔ کچھ عرصہ تو اس پر عمل ہوا مگر اب میں پھر دیکھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ اسے فراموش کیا جا رہا ہے۔ ابھی میں نے ایک رکعت ہی پڑھی ہوتی ہے کہ نیچے سے آنے والوں کے پاؤں کی گڑگڑ کی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں حالانکہ قرین قیاس یہی ہے کہ نیچے نماز پڑھنے والے لوگ بعد میں آکر نماز میں شامل ہوتے ہیں اور میرے نماز ختم کرنے سے پیشتر ہی اوپر آجاتے ہیں ان کے جلد اوپر آجانے کے معنے یہی ہیں کہ انھوں نے میری ایک رکعت کے اندر بقیہ نماز بھی پوری کی اور دو سنتیں بھی پڑھیں اور ذکر بھی کیا اور پھر دوڑ کر اوپر آگئے اور ایسی نماز جو جلدی جلدی پڑھی جائے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں کی جاتی اور نہ ایسی نماز کا کوئی فائدہ ہوتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور جلدی جلدی نماز ختم کرکے اٹھ کر جانے لگا آپ نے فرمایا صل فانک لم تصل کہ تو دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تیری پہلی نماز نہیں ہوئی۔ پھر اس نے دوبارہ نماز پڑھنی شروع کی اور اسی طرح جلدی جلدی نماز ختم کر لی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ یہ نماز نہیں ہوئی تم دوبارہ نماز پڑھو۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے تو ایسی ہی آتی ہے آپ ہی مجھے صحیح طریق بتا دیجئے آپ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو بہت وقار کے ساتھ کھڑے ہو۔ پھر نماز کے کلمات آہستگی کے ساتھ دہراؤ۔ جب سورہ فاتحہ پڑھ چکو تو کوئی اور چھوٹی سورۃ یا کسی سورۃ کی بعض آیات پڑھو جب وہ پڑھ چکو تو نہایت آہستگی کے ساتھ رکوع کرو اور جب رکوع سے کھڑے ہو تو نیچے نہ جاؤ جب تک کہ کمر سیدھی نہ ہو جائے۔ جب کمر سیدھی ہو جائے تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ سجدہ کے کلمات کو سوچ سمجھ کر دہراؤ۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرنے سے پیشتر نہایت اطمینان اور وقار کے ساتھ بیٹھو۔ اور دعا بین السجدتین پڑھو پھر دوسرا سجدہ کرو اور سجدہ کے بعد دوسری رکعت بھی اسی طرح وقار کے ساتھ پڑھو جس طرح تم نے پہلی رکعت ادا کی تھی۔ بغرض آپ نے جلدی کی نماز کو نماز ہی قرار نہیں دیا۔"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۲ ہزار سے تجاوز کرگئی

ڈھاکہ ۲۰ مئی۔ عبد المنعم خان گورنر مشرقی پاکستان نے انکشاف کیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ۱۱ مئی کو جو قیامت خیز طوفان آیا تھا۔ اس میں بارہ ہزار تینتیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور ایک ہزار تین سو چونتیس افراد لاپتہ ہیں۔

گورنر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا صرف باریسال میں ہی دس ہزار نو سو اکیانوے افراد ہلاک ہوئے آپ نے مزید بتایا کہ باریسال میں ہلاک ہونے والے مویشیوں کی تعداد بائیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔

صدر حکومت آزاد کشمیر مسٹر عبد الحمید خان نے سارے عالم اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے حریت پسندوں کی امداد کریں۔

مظفر آباد اور راولاکوٹ کے علاقے میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا گیا

سو سے زائد بھارتی فوجی ہلاک و مجروح

مظفر آباد ۲۰ مئی۔ مظفر آباد اور راولاکوٹ کے علاقے میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر کی کچھ چوکیوں پر ہندوستانی فوج کا حملہ بری طرح پسپا کر دیا گیا ہے سو سے زیادہ ہندوستانی سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ حملہ پرسوں رات ہوا تھا۔ آزاد کشمیر کی فوج اور مجاہدین نے حملہ آوروں کو مار بھگایا۔

ہندوستانی فوج نے کرگل کے قریب گلتاری کے علاقے میں سنگین جارحانہ کارروائی کی ہے اس کی ایک بٹالین نے تین پاکستانی چوکیوں پر کسی اشتعال کے بغیر حملہ کیا۔ ان چوکیوں کی حفاظت کے لئے ۳۲ غیر فوجی مسلح گارڈ متعین تھے۔ ہندوستانی فوج نے چھوٹی توپوں اور مشین گنوں کی فائرنگ کے ساتھ ان چوکیوں پر حملہ کیا جس سے چار پاکستانی گارڈ شہید ہوئے۔

ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ حکومت پاکستان ہندوستان کی اس جارحانہ کارروائی کو سنگین سمجھتی ہے اور اس نے اقوام متحدہ کے اعلیٰ فوجی مبصر سے شدید احتجاج کیا ہے ہندوستان کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ ایسی کارروائی کے نتائج انتہائی سنگین ہوں گے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ ہندوستانی فوج نے یہ کارروائی ۱۸ مئی کی رات کو کی۔

بھارتی فوج تمام سرحدوں سے ہٹائی جائے

حکومت پاکستان کا مطالبہ

کراچی ۲۰ مئی معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں رن کچھ کا تنازعہ سلجھانے کے سلسلے میں سفارتی سطح پر جو گفت و شنید جاری ہے اس کے دوران پاکستان نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ رن کچھ کے علاوہ بھارتی فوجیں تمام مشترکہ سرحدوں سے ہٹائی جائیں تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ کشیدگی ختم ہو سکے۔ باخبر حلقوں نے کہا "اگر بھارت مخلصانہ طور پر رن کچھ اور دوسرے تنازعات کا پر امن حل چاہتا ہے تو دونوں ملکوں کے لئے قابل قبول حل پانا بہت معلوم ہو سکتا ہے" دریں اثنا برطانوی ہائی کمشنر سر مورس جیمز نے کل خارجہ سیکرٹری مسٹر عزیز احمد سے ملاقات کی اور رن کچھ کا تنازعہ ختم کرانے کی تازہ ترین تجاویز پر تبادلہ خیال کیا۔ معلوم ہوا ہے مسٹر عزیز احمد نے تمام مشترکہ سرحدوں سے بھارتی فوجیں ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ اگر بھارت نے یہ مطالبہ مان لیا تو دونوں حکومتوں کے غور کرنے کے لئے سمجھوتہ کا آخری مسودہ تیار کیا جا سکے گا۔

حملہ کی صورت میں ساری قوم اپنی فوج کے ساتھ ہوگی

میرا ایمان تازہ ہو گیا ہے۔ صدر ایوب کا اعلان

لاہور ۲۰ مئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بدھ کے روز بھی فوجی دستوں کا معائنہ جاری رکھا۔ کل آپ کے معائنہ کا دوسرا دن تھا۔ صدر ایوب نے ایک جگہ فوجی جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا "آپ کے بلند حوصلوں اور جذبہ کو دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہو گیا ہے" صدر نے جوانوں سے کہا کہ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے اور اگر کسی وقت کبھی ہماری آزادی کو کوئی خطرہ پیش آیا تو پاکستان کی مسلح افواج اور عوام اپنے فرائض میں پورے اتریں گے۔ صدر ایوب نے بدھ کو ایک بڑے علاقہ کا دورہ کیا۔ اس دوران میں انھوں نے اکثر جیپ استعمال کی اور پیدل بھی سفر کیا۔ آپ نے جوانوں اور افسروں سے ان کی دفاعی چوکیوں میں ملاقات کی۔ صدر کی معیت میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان۔ بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ پاکستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایر مارشل اصغر خان اور کئی اعلیٰ فوجی حکام بھی تھے پاکستانی فوج کے ہر جوان سے بھی صدر ایوب ملے وہ پر عزم نظر آیا اور اس نے صدر کا پر اعتماد مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کیا۔ یہ بات بڑی یقینی نظر آئی کہ فوجی جوان وطن عزیز کی ایک انچ زمین بھی حریف کے قبضہ میں نہیں جانے دیں گے اور اگر بھارت نے کبھی جارحیت کی مجنونانہ دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو اسے بہت بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا۔